بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رمضان کا مہینہ دُعاؤں کا مہینہ ہے

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ

(البقرہ: 187)

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہئے کہ وہ دعا کرنیوالے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

رمضان دُعاؤں کے لئے نہایت سازگار اور موزوں ترین مہینہ ہے۔ کیونکہ روزہ اور دُعا کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے قرآنِ کریم میں روزوں کے احکامات کے عین درمیان دعا کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ منادی کرنے والے ایک فرشتہ کو عرش سے فرش پر بھیجتا ہے۔ جو یہ اعلان کرتا ہے کہ

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ ھَلُمَّ ھَلْ مِنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَهٗ، ھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ

یُسْتَغْفَرُ لَهٗ ھَلْ مِنْ تَائِبٍ یُتَابُ عَلَیْهِ ھَلْ مِنْ سَائِلٍ یُعْطٰی سُؤْلَهٗ

(شعب الایمان باب فضائل الصوم)

کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دُعا کرے تا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اُسے بخش دیا جائے؟ کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی ہے جو سوال کرے جس کو پورا کیا جائے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دُعاؤں کا مہینہ ہے۔‘‘

(الحکم 2؍جنوری 1901)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:۔

’’لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رُشد سے خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دُعا کو قرار دیا ہے اور یہی باتیں ہیں جن سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد 1 صفحہ 182)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

’’رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو اس میں دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔‘‘ (الفضل 4 دسمبر 1988)

ویسے تو رمضان کی تمام گھڑیاں ہی مبارک اور قبولیتِ دُعا کی گھڑیاں ہیں مگر ایک گھڑی جس کی آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے نشان دہی فرمائی وہ افطار کا وقت ہے فرمایا:۔

اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَّا تُرَدُّ

(ابن ماجه باب فی الصّائم لا تردد عوته)

کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دُعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی ۔ کیونکہ سارا دن بھوکا پیاسا رہ کر خدا کی خاطر ہر جائز و ناجائز چیز سے رُک کر جب افطار کرنے لگتا ہے تو اس کے دل پر سوز و گداز اور رقت کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے اور اس کی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دُعا سکھلائی ہے کہ

” الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شُدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ، اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔“ (م جلد 2 صفحہ 563)

دُعا کرنے کا جو ڈھب اور سلیقے آنحضور ﷺ نے ہمیں سکھلائے اُن میں سے ایک آنکھ کا پانی ہے جو خوفِ خدا سے خدا کی راہ میں آنسو بن کر نکلتا ہے اور جو خدا کو بہت پیارا ہے۔ آنسو تو محبت کے سفیر اور قبولیت کی سند ہیں اور جس کو رونا میسر آ جائے۔ اُس کی دُنیا ہی بدل جاتی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی گود میں پلتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنے متعلق فرماتے ہیں:

عمر بھر رونا ہے پیشہ، پیشِ ربِ ذوالمنن گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حضور رونے کو بطور پیشہ اپنایا اور اگر ہم میں سے ہر ایک اس مبارک اور مقدس پیشہ کو اپنا لے تو ہماری تمام مرادیں بھر آ سکتی ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو

بڑے عالم فاضل اعلیٰ خطیب تھے۔ اپنے وعظ میں لوگوں کو رُلایا کرتے تھے اب کیا ہوا مرزا غلام احمد صاحب کے مرید ہو کر رونا شروع کر دیا۔ تو آپؓ نے فرمایا مرزا صاحب نے مجھے رونا سکھلا دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس کو تیری دُھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار
عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

پس یہ دن اپنے خدا کا ہو جانے، اس کو ملنے اور اُس سے اُس کو مانگنے کے دن ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” اے احمدی! اِس رمضان کو فیصلہ کُن رمضان بنا دو۔ اس الٰہی جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ مگر تمہارے لئے کوئی دنیا کا ہتھیار نہیں ہے۔ دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کُن ہو گی لیکن گلیوں اور بازاروں میں نہیں، صحنوں اور میدانوں میں نہیں، بلکہ مسجدوں میں اس کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنی عبادت کے مَیدانوں کو گرم کرو اور اِس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کا شور بلند کر دو۔ خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے سینے کے زخم پیش کرو، اپنے چاک گریبان اپنے رَبّ کو دکھاؤ اور کہو کہ اَے خدا!

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

پس اِس زور کا شور مچاؤ اور اس قوّت کے ساتھ مَتیٰ نَصرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کُھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے۔

اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ

اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ

سنو سنو! کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ اے سننے والو سنو! کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ اے مجھے پکارنے والو سنو! کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے۔''

(خ ط جلد 2 صفحہ 349)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو دُعا کے حوالے سے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دُعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دُعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اُسے برباد نہیں کرتا۔''

(م جلد 3 صفحہ 232)

ایک اور دعا ہے جو آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اسی رنگ کو اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی التجائیں پیش کریں۔ آپؐ اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

''اے اللہ! تُو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ مَیں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب،

سہما ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، تیرے حضور میں ایک گناہگار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (میری دعا قبول فرما)

(الجامع الصغیر للسیوطی ؒ جزاول صفحہ 56 مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ لائلپور۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 174 مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ خلیفہ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی چلی جائے گی اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔''

(خ ر جلد 1 صفحہ 511)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آنحضرت ﷺ کی اپنی امت کے لئے اپنے پیارے مہدی کے ماننے والوں کے لئے جو آپ نے دعائیں کی تھیں ان دعاؤں کا بھی

ہمیں وارث بنائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبادت گزار بندہ بنائے ۔اس کی طرف جھکنے والے ہوں،اس سے مدد طلب کرنے والے ہوں،اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے ،فضل فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں احمدیت یعنی اسلام کی فتوحات اور دنیا پر غالب آنے کے نظارے دکھائے ۔اے اللہ !اس رمضان کی برکات سے ہمیں بے انتہاء حصہ دے۔ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھ۔آمین